رجسٹرڈ ایل نمبر ۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۰	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے	۴ اکتوبر سنہ ۱۹۱۲ء	نمبر ۴۰

سکولوں کی کتابیں

اردو

اردو کی پہلی کتاب ۱/

اردو کی دوسری کتاب ۲/

اردو کی تیسری کتاب ۳/

اردو کی چوتھی کتاب ۴/

رومن اردو کی پہلی کتاب ۲/

رومن اردو کی دوسری کتاب ۳/

رومن اردو کا قاعدہ کمنگ صاحب کا عہ

فارسی اردو کا قاعدہ ۶ پائی وار

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ [illegible]ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ
حرفتی کارخانجات

شرح: خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گروتول وکیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا للعہ سے ماعہ گروتول لعہ +

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ۱/۸
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک پیشگی ۲/۸
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک مابعد ۳/
غیر ممالک سے معہ محصول ڈاک ۴/
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	ملے
چوتھائی کالم	صہ	ملے	للعہ
نصف کالم	ملے	للعہ	دعہ
پورا کالم	للعہ	دعہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سے	ہاہ

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

نئی کتابیں

ہند میں سنڈے سکول - مِن تصنیف ایڈورڈ اے آئنٹ صاحب رومن اردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لیئے پر تاثیر بچونکوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر، ۶ر، ۸ر +

صحت جسمی - مِن تصنیف قاضی میر محمد کونجی - فارسی اردو قیمت ۴ر صفحہ ۶۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیئے +

انجیل برنباس - مِن تصنیف عبدالاحد از کاٹرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہو گئی - پادری ہیکسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی - اس کتاب کے حالات اس چھوٹے رسالہ میں پیش کیئے جاتے ہیں - قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم | مِن تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو - رابرٹس صاحب - جسکو ڈاکٹر ڈبلیو - ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا - فارسی - اُردو اور رومن بھی چھاپی گئی - قیمت ۴ر - اُردو ۸ر - اور ۱۲ر +

یہہ کتاب نہایت ضروری - ہر ایک مسیحی کو چاہیئے کہ اسکا مطالعہ کرے - مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض - ۱۲۰ صفحے - قیمت اردو ۴ر - ۸ر و ۱۲ر - رومن ۸ر - اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی +

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہایش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے - کتاب کی قیمت صدہا گنی قیمتی ہے +

ویدک شائستگی کی اصل - قیمت رومن اُردو ۸ر +

ویدوں کی اصل - فارسی اردو - قیمت ۱ر

ذات وچار - فارسی اردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۳ر +

دائی گری - مِن تصنیف ڈاکٹر ایڈیتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ - رومن اُردو ۸ر - فارسی اردو ۴ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے - ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے اس لیئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیئے +

ہدایت تیمار داران - یہہ کتاب اس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازمونکے لئے مدد دیجاوے - لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کے لئے سندی کتاب ہے - ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت ۸ر +

کتابوں کی فہرست مُفت بھیجی جاتی ہے

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی - ایل - ایس بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



نورافشان

لودیانہ۔ جمعہ۔ ۴ اکتوبر ۱۹۱۲ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

لاہور میں حضور ممدوحہ وکٹوریہ میری کالج افتتاح فرمائینگی یہ زنانہ تعلیم کا کالج ہوگا۔

قسطنطنیہ سے خبر ہے کہ البانیہ میں پھر فساد پھوٹنے کے آثار ہیں۔ خرابی کا خاتمہ مشکل ہے۔

ترکیوں نے چودہ پہاڑی قیدیوں کو نشانہ بندوق سے مار ڈالا وہ فرار ہونا چاہتے تھے۔

اس کے شہر میں مالی خوری میں پھر بغاوت ہوئی سنوری پر بھی حملہ کی دھمکی ہے۔

قسمت دہلی کی پھر سے اصلاح کرینگے۔ انبالہ صدر ہوگا۔ نئی راجدھانی کا نتیجہ ہے۔

سررشتہ تعلیم مدارس کا سرکاری حکم ہے کہ تمام عمارات سکول پر برٹش جھنڈا نصب کیا جاوے۔

جنگ ٹریپولی کی ایک اور خبر روما سے موصول ہوئی ۲۵ ستمبر کی ہے۔ یہ لڑائی بھی بہت سخت تھی۔

یہ لڑائی میدان میانزور تھی۔ جبکہ دشمن نے تمام طاقت سے کمال جوش کیساتھ حملہ کیا تھا۔

اطالین کے مقابلہ میں دس پندرہ ہزار عرب تھے وہ چار طرف سے دھاوا کرنا چاہتے تھے۔

لیکن اطالین فوج نے شکست دے کر منتشر کیا۔ دشمن کا نقصان کم سے کم دو ہزار بتلایا گیا ہے۔

قسطنطنیہ کی خبر ہے کہ گورنمنٹ عثمانیہ بھی عظیم جنگی قواعد صوبہ ایڈریانوپل میں کیا چاہتی ہے۔

اسکا سلسلہ اکتوبر میں شروع کرینگے۔ اس پر پولیٹیکل اہل الرائے بے چین ہیں۔ اسلئے کہ یہاں سے سرحد قریب ہے۔

عجب نہیں کہ اسکے جواب میں بلغاریہ کو بھی فوجیں آراستہ کرنی پڑیں گی۔ نیز اندیشہ ہے کہ بلغاریہ کی مجلس وزرات جو کہ خواہاں امن ہے مستعفی ہونے پر مجبور ہو۔ اور لڑائی کا جوش رونق پکڑیگا۔

لنڈن کی پی او کمپنی نے ۹-۹ ہزار ٹن کے اور چار دخانی جہاز بنوائے۔ ہندوستان کی آمد و رفت کے لئے۔

جنگ ٹریپولی کی مصالحت کی کوشش میں کہاں تک کامیابی ہے۔ اب تک کوئی تازہ خبر نہیں ہے۔

روما کی خبر ہے کہ جنگ ٹریپولی کے عظیم فوائد کی نسبت اٹلی میں حد درجہ کی خوشیاں مناتے ہیں۔

لفٹنٹ جنرل کانیوہ نے پورے جنرل کے منصب پر ترقی پائی۔ یہ انعام خدمات جنگ ہیں۔

جمہوری پارٹی کے سگنر کولاجانی نے پارلیمنٹ میں کہا کہ وہ ابتدا میں لڑائی کے مخالف تھے۔ لیکن فتح ٹریپولی کے عظیم فوائد دیکھکر اپنی غلطی قبول کرتے ہیں۔ وہ اپنی فوجوں پر فخر کرتے ہیں۔

ہیرو عالی مبارکبادیوں کے جواب میں شاہ اٹلی نے بھی فوجی کارگزاریوں پر کمال خوشی ظاہر کی۔

افواج اٹلی نے ۱۲ کوس ٹریپولی میں زنزورت کی سیر حاصل بستی پر بھی قبضہ کر لیا۔

اس موقعہ پر دس گھنٹہ تک سخت جنگ ہوئی جس میں اٹلی کے ۲۰۰ آدمی کام آئے۔ ترکی کا نقصان عظیم تھا۔

قسطنطنیہ سے خبر ہے کہ عثمانیہ باب عالی نے اٹلی کی تجاویز مصالحت قطعی طور پر نامنظور کیں

گورنمنٹ عثمانیہ نے قرار دیا ہے کہ جنگ ٹریپولی جاری رکھینگے یہ روش مطابق شان ہے۔

بعد کی خبر قسطنطنیہ سے ہے کہ وزراے عثمانیہ نے تکمیل مصالحت سے متعلق نئی فہمائیش بھیجی ہیں۔

ٹریپولی کی حال کی جنگ زنزور میں ایک وقت ایسا نازک تھا کہ اطالین فوج بال بال بچگئی۔

۹ گھنٹہ کی جنگ میں اطالین کی گرد نے کوتھی کہ عین وقت پر توپخانہ کمک پہونچائی گئی۔ آخر میں فوج ذخیرہ بے سروسامانی سے بڑھ گئی۔ تو پھر کو بھی دست بدست لڑائی کرنی پڑی۔ عرب مفرور۔

عرب فوج کے چھکے چھوٹ گئے۔ بندوق شمشیر اور نیزہ کے سپاہ گیگئی۔ عربوں کا نقصان زیادہ بتلاتے ہیں۔

اخبار کی بہار

مہاراجہ میسور کے لئے مسٹر میکلین نے آسٹریلیا سے گھوڑ دوڑ کے تین گھوڑے خریدے۔ جن کی قیمت پندرہ ہزار روپیہ ہے۔

گزشتہ ماہ جے پور میں ایک شخص کا انتقال ہو گیا تھا لاش کو لوگ جلانے کیلئے لیجانے لگے تب اُس نوجوان شخص کی اہلیہ نے کہا ٹھہرو۔ ٹھہرو۔ میں بھی اپنے شوہر کے ہمراہ جاؤنگی۔ گھروالوں نے اُسکو بہت کچھ سمجھایا لیکن اُس نے کچھ نہیں سُنی۔ بلکہ سب کے جواب میں یہی کہا کہ مجھے اچنبہ جی کا حکم ہوا ہے کہ تو ستی ہو جا۔ جس کے بعد رام رام کہکر وہ گر پڑی۔ اور گرتے ہی جان تن سے نکلگئی۔ خاوند بیوی ایک ساتھ جلائے گئے۔ باوجود قانون کی بندش کے جو ستی ہوتی ہیں وہ اب بھی اپنی جان قربان کرنے سے باز نہیں آتیں۔

نیپال اور صوبجات متحدہ اودھ کی نئی حدبندی کرنے کی غرض سے انگلستان سے ایک شاہی افسر بھیجا جائیگا۔ وہ پریذیڈنٹ نیپال کو مدد دیگا۔ اس کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی ہے کہ دریائے سار دانے اپنا رخ بدلدیا ہے اور ادہر کی زمین کو ادہر کر دیا ہے۔

سلہٹ کے قصبہ سری نگر میں پچھلے دنوں ایک خونخوار ڈاکہ مارنے کے جرم میں ملزمان پکڑے گئے تھے۔ پولیس کے چالان کرنے پر سرغناؤں کو دس دس اور باقی دو کو آٹھ آٹھ سال قید سخت اور ایک ایک سو روپیہ جرمانہ کا حکم ملا۔ ڈاکہ بھی ایسی بے رحمی سے مارا تھا کہ دو آدمیوں کو سخت مجروح کر دیا تھا۔

اہل فرانس بلا کے ہرکارے ہیں۔ خاکنائے سویز کو آبنائے بنانے میں فرنچ انجنیروں ہی کی لیاقت کام آئی تھی۔ اور اب بھی فرانس ہی کے ماہران علم نے تجویز پیش کی ہے کہ افریقہ کے صحرائے اعظم کو سمندر میں تبدیل کیا جائے انہوں نے پیمائش کر کے قرار دیا ہے کہ صحرائے اعظم بہت نیچان میں ہے اور بحیرہ روم کی سطح اس سے کہیں اونچی ہے۔ پس وہ چاہتے ہیں کہ بحیرہ روم سے ایک سیدھی نہر نکال کر صحرائے اعظم میں لائیں اور اس بنجر ریگستان سے کام لیں۔ سرمایہ لگانے والے تیار ہیں۔ بشرطیکہ گورنمنٹ بھی اس کار عظیم میں شامل ہو۔ صحرائے اعظم پر فرانس کا قبضہ بہ نسبت دیگر یورپین ممالک کے مقابلتہً زیادہ ہے۔

اب تک قاعدہ تھا کہ کوئی شخص کسی مصنف کی تصنیف کو دوسری زبان میں ترجمہ کر کے فروخت کر سکتا تھا۔ لیکن آجکل اس کے متعلق انگلستان کے مصنف جدوجہد کر رہے ہیں وہ نہیں چاہتے کہ ایک مصنف کے قیمتی خیالوں کا ترجمہ کر کے فائدہ اُٹھائے۔ چنانچہ عنقریب یہ قانون پاس ہونیوالا ہے نیز یہ بھی قرار پایا ہے کہ مصنف خود ہی اس کا ترجمہ کسی دوسری زبان میں چاہے تو کرائے۔ ورنہ کسی غیر کو ایسا کرنیکا اختیار نہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ہندوستان کی قیمتی کتب کے ترجمے اہل انگلستان کیوں دھڑا دھڑ کرتے چلے جاتے ہیں۔ کیا وہ قانون کی گرفت سے بالا ہیں۔

چینی گورنمنٹ نے ایک فوج تیار کی ہے۔ وہ اہل منگولیا کی سرکشی فرو کرنے کو بھیجدی جائیگی۔

ایک سو تیس لڑکے جو کہ بنک آف انگلینڈ کے چھاپہ خانہ میں نوکر تھے۔ ترقی تنخواہ کے لئے کام بند کر دیا۔ وہ متفق الرائے ہو کر اپنے افسر کے پاس گئے جس نے ان سب کو چھوڑ دیا۔

ایک ڈاک گاڑی جو کہ جبرٹے سے لیورپول کو آتی تھی راستے میں ایک جگہ جب وہ پل پر تھی تو انجن پٹڑی پر سے اُتر گیا اور ایک دم سے پل سے ایک طرف لڑھک کر گر گیا۔ اُس کا ڈرائیور فوراً ہی مر گیا۔ ۹ گاڑیاں انجن سے چھٹ کر آگے بڑھی چلی گئیں۔ اور سٹیشن سے جو بالکل قریب تھا جا کر رک گئیں جس میں سے سات گاڑیاں تو اُلٹ گئیں اور دو میں آگ لگ گئی۔ نہایت دردمند نظارہ تھا۔ ان گاڑیوں کی روشنی سے جو جل رہی تھیں آدمیوں نے لاشوں کو اور جو لوگ زخمی ہو رہے تھے اُٹھا لیا۔ پندرہ آدمی تو فوراً ہی مر گئے۔ اور ۸۰ بالکل گھائل اُٹھائے گئے۔ جو گاڑیوں میں جل گئے اُن کا کچھ پتہ نہیں۔

روم سے خبر آئی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹرکی اور اٹلی کے بیچ میں بہت زور شور سے لڑائی ہو رہی ہے۔ ابھی حال میں عرب نے اٹلی والوں پر جو کہ درنہ میں تھے حملہ کیا۔ لیکن وہ پیچھے ہٹا دیئے گئے۔ ہزار عرب مرے اور بہت سے گھائل اور اسیر کئے گئے۔ جس حال کہ صرف ۶۱ اطالین مرے اور ۱۳۰ زخمی ہوئے۔

فلوریڈا میں ایک بڑا بھاری طوفان آیا۔ جس سے بہت نقصان ہوا۔ کئی جہاز ہوا کی شدت سے کنارے خشکی پر چڑھ گئے۔

ریل کی سواری اگست کے مہینے میں بہت ہوئی۔ یہ حساب کیا گیا کہ نوے لاکھ روپیہ اس مہینے میں وصول ہوا جس حال کہ گذرے سال اسی مہینے میں صرف ستر لاکھ روپیہ وصول ہوا تھا۔ اُمید کی جاتی ہے کہ اگلے مہینے میں اور بھی زیادہ فائدہ ہوگا۔ کیونکہ اس مہینے میں ریل کی طرف سے رعایت کرایہ بھی ہوگی۔ پہلے اور دوسرے درجے میں صرف ایک طرف کا کرایہ دینا ہوگا اور دونوں طرف کا سفر ہو سکیگا۔ اور ڈیوڑھا میں او۔ آر۔ آر میں تین پائی فی میل اور ای۔ آئی۔ آر میں پانچ پائی فی میل کرایہ ہوگا۔ یہ رعایت تین سو یا اس سے زیادہ فاصلے کے لئے ہوگی۔

جنگ کے متعلق صلح کی خبر ناکام رہی۔ اٹلی اپنا بول بالا چاہتی اور طرابلس کو سنگوانا چاہتی ہے۔

خلیج سمرنا میں ۹ اطالوی جنگی جہاز ۲۳ تاریخ کی صبح کو داخل ہوئے اور کشتیوں کی تلاشی لیکر واپس چلے گئے۔

البانیہ میں شر و فساد بدستور ہے۔ مالسوریوں نے بغاوت کا علم بلند کر رکھا ہے۔

اڈیٹوریل نوٹس

نجات اور ہلاکت کے طریقے

نمبر ۲

ہم نے بتلایا تھا کہ نجات کے لئے صرف دو شرطیں لگائی گئی ہیں جو (۱) توبہ (۲) ایمان ہے۔ توبہ کرنا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ توبہ کے معنے پچھتانے اور نادم ہونے اور پھر اُس گناہ سے باز آنے کے ہیں۔ جب تک کہ یہ نہ ہو تب تک گنہگار کی حالت گناہ آلودہ اور نفرتی اور گھنونی درست نہیں ہو سکتی۔ گناہ کرتے کرتے اور گناہ میں قایم رہتے ہوئے گنہگار انسان بچ نہیں سکتا۔ بہر حال گناہ سے دست بردار ہونا خدا کی مہربانی اور فضل کو حاصل کرنے کے لئے پہلا قدم ہے جسکے بعد خدا اپنی گوناگوں برکتوں کی بارش انڈیلنے لگتا ہے۔ اور دوسری بخشش ایمان کی عطا کرکے اسکو اپنا عرفان یا گیان بخشتا ہو۔ اور روح القدس کے مبارک نزول سے گنہگار کی نجاستوں کو پاک و صاف کرکے اُس کو سچ مچ نیا مخلوق بنا دیتا ہے جس کے وسیلے سے وہ ایماندار دنیا اور گناہ کی طرف سے متنفر اور نیکوکاری اور پرہیزگاری کی طرف رجوع ہو جاتا اور قدم بقدم خدا کی طرف آگے بڑھتا رہتا اور دینداری اور راستبازی میں متواتر ترقی کرتا اور بڑھتا جاتا ہے اور اُس کی زندگی کی حرکات و سکنات بلکہ اُس کی زندگی پاک ہوتی جاتی اور وہ اپنے اور دوسروں کے لئے باعث برکت اور خوشنودی کا سبب بنتا جاتا ہے۔ اور اگر وہ اس دنیا میں جیتا رہے تو اُسکی زندگی دوسروں کے لئے فایدہ پہونچانے میں صرف ہوگی۔ یہ ہے وہ مبارک اور مقدس حالت جو اس طریقہ نجات بخش سے انسان کو حاصل ہو جاتی ہے جس کے سبب سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ صرف یہی طریق نجات من جانب اللہ ہے جس کے وسیلے سے تمام خرابیاں دور ہو جاتیں اور انسان ایک نیا انسان بنجاتا۔ جو خدا اور انسانوں دونوں کی مقبول نظر ہوتا ہے۔

ہمارا زمانہ

نمبر ۱۶

۱۲۔ بعض نادر اور عجیب واقعات اور ایجادیں۔ اکثر ایسے عجیب سننے میں آتے ہیں جو شیر کبھی خیال و خواب میں بھی نہ آتے تھے قدرت کے کاموں کے متعلق بعض اوقات عجیب الخلقت پیدائش مخلوقات دیکھنے میں آتی ہے اور انسانوں کے مغز کی نئی نئی ایجاد شدہ اشیاء اور انواع و اقسام کی مشینری ہمارے زمانے کے عجوبات ہیں۔ آئے دن نئی نئی معلومات عجیب عجیب باتیں ظاہر کر رہی ہیں۔ اور وہ زمانہ آنیوالا ہے کہ جس میں دنیا کی حالت بالکل نئی ہو جاویگی۔ یہ تمام واقعات کچھ کم حیرت انگیز نہیں ہیں۔ ان باتوں کے لحاظ سے ہمارا زمانہ ایک عجیب زمانہ ہے اور ابھی معلوم نہیں کہ چند برسوں کے عرصے میں کیا کچھ ہو جاویگا حتّی کہ ہم کو خبر ملی ہے کہ سائنس دانوں کو خیال ہو رہا ہے۔ کہ سورج کی گرمی اور حرارت کو انسان اپنے بہت سے کاموں میں استعمال کریگا۔ اور لکڑی و دیگر اشیاء کا خرچ بالکل جاتا رہیگا۔ اس لئے اُمید پڑتی ہے کہ کچھ اور ہی قسم کا زمانہ اس موجودہ زمانہ سے بڑھ چڑھ کر آنے والا ہے۔ کہ جس میں علم اور سائنس کچھ کا کچھ کرکے دکھلائیگا۔ لیکن کیسی حیرتناک اور عجیب ایجادیں اب ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ جن کے وسیلے سے بہت فایدہ اُٹھا رہے ہیں۔ سفر کے متعلق کیسی آسانی ہو رہی ہے نئی ایجاد کے وسیلے سے اب ہم ہوا میں اُڑنے لگے ہیں۔ ایک جگہ بیٹھے ہوئے تار کے طلسم کے تماشے سے بلکہ بے تار کے پیغامات سے ہزارہا کوسوں کی خبریں سُن رہے ہیں۔ قسم قسم کی عجیب مشینری دیکھکر عقل حیران رہ جاتی ہے۔ یہ تمام باتیں پچھلے زمانوں میں کس کو معلوم تھیں؟ کون کہہ سکتا ہے کہ یہ زمانہ ان تمام باتوں کے لحاظ سے عجیب و غریب نہیں ہے؟

ہمعصر دی انڈین کرسچن میسنجر مطبوعہ ۲۸ ستمبر ۱۹۱۲ء میں نارتھ انڈیا کرسچن ٹریکٹ سوسائٹی کی طرف سے ایک ضروری چٹھی بطور خرچ کی اپیل کے شایع ہوئی جس میں سوسائٹی کے کارکنوں کے نام بھی دیئے گئے ہیں۔ اور دکھلایا گیا ہے کہ یہ سوسائٹی بہت سی کتابیں اور ہینڈبلز چھاپ کر مسیحیوں اور غیر مسیحیوں کو بڑا فایدہ پہونچا رہی ہے۔ اور اس کو بعض عمدہ کتابوں اور رسالجات کے شایع کرنے کے لئے روپیہ کی ضرورت پڑتی ہے اور کمی چندہ کی وجہ سے اس سوسائٹی کو بہت سی مفید کتابوں کے چھاپنے سے بوجہ نہ ہونے روپیہ کے جواب دینا پڑا ہے۔ اسلئے اب سوسائٹی چاہتی ہے کہ مسیحیوں کی خاص توجہ اس کی طرف مبذول ہو۔

ہمارے خیال میں بھی یہ کام از حد ضروری ہے۔ کیونکہ جس حال میں کہ ہندو اور مسلمان اور آریہ اور احمدی صاحبان اور سکھ۔ اور برہمو اور دیو سماجی وغیرہ وغیرہ اپنے فرقوں کی اشاعت میں آجکل قسم قسم کی کتابیں ایک بڑی تعداد میں نکال رہے ہیں تو کیا مسیحیوں کو لازم نہیں ہے کہ اُن کا جواب لکھیں اور جواب لکھنے کے علاوہ رسالوں اور ہینڈبلوں کے ذریعے مسیحی سچائی کو طشت از بام کریں۔ جسکے مقابلے میں یہ تمام تعلیمات چاند کی روشنی کی طرح جو سورج کے سامنے مات ہو جاتی ہے بے حقیقت معلوم ہوں۔

جس قدر یہ بہت سے فرقے جلد جلد پھیلتے جاتے ہیں۔ اسی قدر ہمارا فرض زیادہ بڑھتا جاتا ہے۔ اور نہایت ضروری ہے کہ اُن کے زہریلے اثر کو کم کرنے اور ان کی ناقص تعلیم کو بے اثر کرنے کے لئے بڑے زور کے ساتھ سچائی کا اظہار کیا جاوے اور ساتھ ہی اُن کے نقائص بخوبی اُن پر ظاہر کئے جاویں۔ اور اگر ہم ایسا نہ کریں تو اندیشہ ہے کہ تمام طرف زیادہ اندھیرا اور جہالت پھیلکر ہمارے مسیحی کام کے روکنے کا باعث

ہوگا۔ اس لئے نہایت ضروری ہے کہ ہر صورت سے ہمارے صاحب استطاعت صاحبان اپنے جان و مال سے ایسی سوسائیٹیوں کی امداد کریں کہ اس ضروری کام میں حصہ لیں جس کی ضرورت آپڑی ہے۔ ورنہ یہ کانٹے بڑھکر خدا کی کھیتی کو دبانے کا کام کرینگے۔ جس کی جوابدہی ہمارے سروں پر پڑیگی۔

واقعی دنیا اور اس کی تمام شان و شوکت بمعہ انواع و اقسام کے سامان عیش و طرب کے ایک خیال و خواب ہے۔ ہمارے چاروں طرف تمام اشیا کو خواہ وہ کتنی ہی قیمتی اور پر شان کیوں نہ ہوں ایک پر آشوب تک ضرور پہونچنا ہے۔ جس کو آخری انجام کہو یا اس کا منصوبہ کہو جو فی الواقع ضروری اور لازمی نظر آتا ہے اور وہ فنا کا عالم ہے۔ جس سے کسی کو چارہ نہیں ہے۔ صفحہ ہستی پر سوا ذات باری تعالیٰ کے کسی دوسری چیز کو ہرگز ہرگز قیام اور استقلال نہیں ہے۔ ایک شاعر نے کیا خوب شعر کہا ہے ؎

اس گلشن ہستی میں عجب دید ہے لیکن۔
جب آنکھ کھلی گل کی تو موسم ہے خزاں کا

اس چمن میں کوئی ایسا گل ہی نہیں کہ جو مرجھانے کے سبب پر خزاں کا دور ضرور آئیگا۔ جمیع کائنات کو عالم لوگ چار حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ (۱) نظام حیوانات۔ (۲) نظام نباتات۔ (۳) نظام جمادات۔ اور یہ سب فنا کا چارہ ہیں۔ فانی ہیں اور آناً فاناً مٹتی اور ہمیشہ تبدیل ہوتی ہوئی نظر آتی ہیں لاتبدیل اور باقرار صرف ایک ہی وجود ہے جو ازل سے ہے اور ابد تک رہیگا لیکن ایک اور چیز ہے جو انسان کی روح ہے جسکو خالق نے یہ رتبہ دیا ہے۔ کہ وہ بھی فنا کی زد سے بچی ہے۔ اور اس عالم کے بعد وہ عالم بقا تک پہونچے اور یہی وجہ ہے۔ کہ انسان اشرف المخلوق بھی کہلاتا ہے۔ جس میں فضیلت والی چیز اس کی فنا سے آزاد روح ہے۔ جو بدن کے جدا ہونے کے بعد جیوں کی تیوں قائم رہتی ہے۔ اور اگرچہ بدن سڑ گل جاوے پر وہ خود اسکو چھوڑکر اور علیحدہ ہوکر اپنی ذات میں قائم رہتی ہے۔ اس کا انجام یہی دنیا نہیں بلکہ وہ عالم جاودانی کی خوشیوں اور نعمتوں کا مزہ لینے کی خواہشمند ہوکر اس دنیا میں رہتے ہوئے آئندہ عالم کا کم و بیش علم رکھتے ہوئے امید میں مطمئن نظر آتی ہے۔ اسلئے خود روح کا وجود دیگر تمام ہستیوں کے نرالا ہے۔ پر یہ روح قادر مطلق خدا کی ذات پاک پر منحصر ہے۔ اس کا عجیب تعلق و رشتہ اس خالق کون و مکان کے ساتھ ہے۔ اور یہ سب مذاہب کا سلسلہ اس تعلق کو بقدر اپنی صداقت اور اصلیت کے ظاہر و ثابت کرتا ہے۔ جو مذہب اس کی اصلیت اور حقیقت سے واقف ہوگا وہ اس تعلق کا پورا بیان انسان پر کھول سکیگا ورنہ بناوٹی مذہب سے یہ حق ادا نہیں ہو سکتا۔ جو کچھ بیان روح کا بائبل مقدس میں ظاہر کیا گیا ہے اور جو تعلق خدا اور انسان کا اس میں بتایا گیا ہے۔ وہ نہایت درست معلوم ہوتا ہے۔ دنیا کی کسی کتاب میں اتنا اور ایسا مکمل بیان روح کا پایا نہیں جاتا۔ دین عیسوی روح کو تناسخ کے بھنور میں نہیں ڈالتا اور نہ ہمہ اوست کے سلسلہ سے اس کی ہستی کو معدوم کرتا ہے۔ مگر روح کا سچا بیان درج کرتا ہے۔ اور اس کی نجات کا اعلیٰ طریقہ بتلاتا ہے۔ جسکا ذکر اکثر نور افشاں میں ہوتا ہی رہتا ہے۔

ریویوز

ازالہ مادہ:۔ اس نام کا رسالہ مولوی سلطان محمد صاحب ہیڈ مولوی اے۔ پی مشن ہائی اسکول فرخ آباد نے ریویو کے لئے ہمارے دفتر میں بھیجا ہے۔ جس میں انہوں نے مادہ کے ازلی ہونے کے دعوے کو جو آریہ صاحبان کا ایک بڑا دعویٰ ہے فلسفانہ تحقیق سے رد کیا ہے۔ مصنف نے رد تناسخ کے متعلق تین رسالجات متواتر شائع کرنے کا ارادہ کرکے اسکے متعلق یہ پہلا رسالہ نکالا ہے۔ جس کے بعد اور رسالہ بھی لکھے جاوینگے۔ پر ساتھ ہی مصنف صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ صرف ایک ہی رسالہ لکھا جائیگا۔ اور تیسرے رسالہ کی جگہ جناب پادری غلام مسیح صاحب کا رسالہ رد تناسخ اس سلسلے کا تیسرا رسالہ سمجھنا چاہئے۔ واقعی یہ رسالہ اپنی طرز کا نیا ہے۔ دیکھیں آریہ صاحبان اس کا کیا جواب دیتے ہیں۔ مسٹر سری نظرے یہ سائنس کی رو سے بقول مختلف علما کے جن کے اقتباسات اس میں درج ہیں۔ با دلائل رسالہ ہے۔ علم دوست صاحبان کو ضرور منگوا کر اس کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ ضخامت ۲۴ صفحے اور قیمت صرف ایک آنہ ہے جو مصنف سے مل سکتا ہے۔

ہمعصر آریہ پتر کہ جو پہلے آریہ سبھا کا ایک مشہور انگریزی آرگن تھا اور آجکل بوجوہات چند در چند اس سبھا نے اسکو چھوڑ دیا ہے۔ اور چند معزز آریہ صاحبان نے اس کو اپنے ہاتھوں میں لے لیا ہے۔ جو اسکو بڑی عمدگی سے چلا رہے ہیں۔ بلکہ آگے سے زیادہ انٹرسٹنگ بناکر نہایت عمدہ اور مفید مضامین درج کرتے ہیں۔ جن کی داد دیئے بغیر ہم نہیں رہ سکتے۔ بہر صورت سے اب یہ اخبار ترقی کر رہا ہے۔ اگرچہ مذہبی خیالات کے لحاظ سے وہ پکا آریہ ہے پر ہر قسم کے مضامین کے لحاظ سے اگر ایسا ہی انٹرسٹنگ رہا تو امید ہے کہ خاصی ترقی کریگا۔ اس کے چھوٹے چھوٹے مفید ٹکڑے اور دلخوش کن مضامین سے بھرے جاتے ہیں۔ غرضیکہ ہر حالت میں یہ اخبار موجودہ صورت میں دیکھنے کے لایق ہے۔ اور طالب علموں کے مطالعہ کے لئے مفید ہے۔ بڑے چار صفحوں کا پرچہ ہے۔ جسکا ٹائپ انگریزی بہت عمدہ ہے۔ اور قیمت صرف ۱؎ سالیانہ محصول ڈاک ہے۔

ڈاکٹر ینگ صاحب مرحوم کی وفات حسرت آیات کی نسبت بہت سے مضامین ہمارے پاس آرہے ہیں ہم کوشش کرینگے کہ رفتہ رفتہ ان سب کو درج اخبار کریں۔ صاحب موصوف ایسے ہر دلعزیز تھے کہ جتنا انکی نسبت لکھا جاوے تھوڑا ہی تھوڑا ہے۔ اگر دیر تک یہ مضامین درج ہوتے رہیں تو کوئی ہرج نہیں ہے ۞

اقتباس

گناہ کا آغاز

ایک بزرگ آدمی نے کہا کہ اے لڑکو کنساس میں بہت زہریلے سانپ ہیں۔ لڑکوں نے کہا کس قسم کے ؟ اُس نے جواب دیا کہ بعض افعی بعض بھن والے اور زہریلے۔ پھر اُس نے کہا کہ اے لڑکو اگر تمہارے گھر میں سانپ رہتے ہوں اور بچے بھی دے دیئے ہوں تو تم اُس کو کیا کرو گے۔ لڑکوں نے کہا کہ اُن کو مار ڈالنا ضروری ہے۔ اُس بزرگ نے کہا کہ اُن کے بچوں کو بڑے ہونے کے لئے رہنے نہ دو گے ؟ لڑکوں نے جواب دیا کہ نہیں ہرگز نہیں۔ وہ تو نقصان دینے والے زہریلے سانپ ہوجاوینگے۔ اُس پر اُس بزرگ نے کہا کہ اے لڑکو بعض تم میں سے اپنے سینوں میں گناہ کے سانپ کے بچے پالتے ہیں اور اس پر کہنے لگا کہ کیا تم کبھی اپنے ماں باپ کی نافرمانی نہیں کرتے ؟ یہ فعل ایک گناہ کا بچہ ہے۔ اور پھر کہنے لگا کہ کیا تم کبھی جھوٹ نہیں بولتے۔ یہ ایک چھوٹا سا جھوٹ گناہ کا بچہ ہے۔ اور آخر کو کہا کہ اے بچو میں چاہتا ہوں کہ تم اُن گناہ کے بچوں کو پہلے ہی سے جیکہ وہ چھوٹے ہیں مار ڈالو تاکہ وہ زیادہ بڑے ہوکر تم کو ہلاک نہ کردیں۔ اُن کو جلد اپنے دل سے نکال ڈالو۔

بشپ سن

---

۱۷ ستمبر کو متصل ٹرنا کے لڑائی تھی جبکہ مفرور عربوں کی ۱۱۴۳ مقتول و شیں دفن کیں۔

برازیل کی پریسبیٹرین کلیسیا نے چند ماہ ہوئے کہ ۵۰ سالہ خوشی منائی۔

مفید کہانی

ایک یہودی لڑکے کا مسیحی ہونا

گزشتہ سے پیوستہ

ایک اور خیال میں نے اس لڑکے کو مسیحی ہونے کی ہدایت کی ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ اس بیان کو ایک شخص نے جو مسیحی ہونے کے بعد اُس کا دوست بنا یوں لکھا ہے:۔ ڈاکٹر سفیر نے مجھے بتلایا کہ میں لڑکپن کی حالت میں اکثر اوقات اپنے گناہ کے خیال سے رنج میں رہتا تھا۔ چنانچہ میں نے کئی ایک بار ربی یعنی یہودی علماء دین سے پوچھا کہ میں کیا کروں اور ہمیشہ یہی جواب پایا کہ توبہ کے ذریعے تلافی مافات کرنا چاہئے اسی لئے میں نے توبہ کے ذریعے تلافی مافات میں کوشش کی مگر بے فائدہ۔ میں کیونکر جان سکتا کہ میرے گناہ معاف ہوگئے۔ یا میں کیونکر کہہ سکتا کہ میری توبہ تسلی کے درجہ تک پہونچ گئی ؟ اگر ہم اپنے ضمیر کی تسلی کے لئے اپنے آپ پر متوجہ ہوں یا اپنی ہی ذات سے یہ چیز حاصل کرنی چاہیں۔ تو کبھی خوش نہ ہونگے کیونکہ ہم اپنے آپ دل کی تسلی اور اطمینان کبھی نہیں پاسکتے ۔

کمسن ایم۔ اے۔ رائے بہادر رستسار چند ڈسٹرکٹ جج جھنگ کے صاحبزادے لالہ رنبیر چند طالب علم مشن کالج دہلی نے اُنیس برس کی عمر میں ایم۔ اے کا امتحان پاس کیا ہے۔ اور امتحان سول سروس کی تیاری میں ولایت گیا ہے۔ اس ہونہار نوجوان نے جبکہ وہ لودیانہ میں تھا ۱۵ سال کی عمر میں انٹرینس کا امتحان امتیاز کے ساتھ پاس کیا تھا۔

(آرمی نیوز)

مراسلات

پادری تاراچند صاحب دہلوی

پادری تارا چند صاحب دہلی کے رہنے والے ہیں۔ ان دنوں اجمیر راجپوتانہ کے سینیئر ایس۔ پی۔ جی۔ مشنری ہیں۔ صاحب موصوف دیسی مسیحیوں میں ایک سربرآوردہ مسیحی ہیں اور جو کچھ عزت و شہرت انہیں آج حاصل ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ آپ دہلی کے ایک اچھے اور متمول ہندو خاندان سے ہیں جنہوں نے انگریزی زبان اور علوم میں تو کامل تعلیم پائی ہے۔ اور اُردو اُن کی مادری زبان ہے۔ یونانی اور عبرانی کی کلکتہ بشپس کالج میں تعلیم پائی۔ عربی۔ فارسی۔ ہندی و سنسکرت وغیرہ میں اچھی اور اعلیٰ درجہ کی لیاقت رکھتے ہیں۔ پروفیسر رام چند صاحب مرحوم کے زمانہ میں آپ دہلی کالج میں تعلیم پاتے تھے۔ اور چونکہ پروفیسر صاحب اُن دنوں دین حق کی تحقیق میں مصروف تھے۔ اور اُن کے دل میں مسیحی ایمان پیدا ہوگیا تھا۔ اس لئے وہ اپنے مکان پر سارے ملاقاتیوں اور شاگردوں سے اکثر دینی گفتگو ہی کیا کرتے تھے۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ پادری تارا چند کا دل مسیح کی طرف مائل ہوگیا۔ پادری تارا چند صاحب نے کچھ عرصہ بعد نہ صرف علانیہ طور پر مسیحی مذہب کو اختیار کیا بلکہ وہ خود بھی مسیح کی جلالی خدمت میں لگ گئے اور اپنی خداداد لیاقت و قابلیت سے یہاں تک ترقی کی کہ ہوتے ہوتے۔ اس اعلیٰ دینی عہدہ پر مامور ہوئے کہ جسے آپ ایک مدت سے نہایت خوبی کے ساتھ انجام دے رہے ہیں۔ آپ اس درجہ کی پاکیزگی اور حلم اور دردمندی رکھتے ہیں جس سے وہ خیال پیدا ہوتے ہیں۔

(۱) پچے مسیحیوں کا ایک نمونہ ہیں یعنے محض انجیل کی بدولت دیسی عیسائی بھی ایسے ہیں جیسے ولائتی عیسائی ہوا کرتے ہیں (۲) انسان نہیں بلکہ فرشتہ ہیں جو گو دنیا میں بستے ہیں مگر پاکیزہ زندگی کے ساتھ دنیا کے لوگوں سے معاملات کرتے ہیں۔ لیکن پاک طور سے۔ دنیا وی آدمیوں کی شکل میں ہیں الّا آسمان کے باشندوں میں سے ہیں۔

پادری تارا چند صاحب نے مسیحی لٹریچر کو بہت کچھ وسعت دی ہے۔ چنانچہ آج اُن کتب کی اچھی تعداد موجود ہے۔ کہ جنہوں نے آپ کی محنت اور کوشش سے اُردو جامہ پہنا ہے تذکرۃ المومنین دعین الحیات وغیرہ کئی کتابیں ہیں۔ جو اُردو دان مسیحیوں کے لئے ایک بیش بہا خزانہ ہیں۔ ان کی دیگر تصنیفات میں سے ایک کتاب ہے۔ جس کا نام (۱) خطوط بنام ڈیوگینٹس ہے۔ یہ کتاب کس قیامت خیز ڈھنگ سے مسیحی دین کی ذاتی خاصیت کو ثابت کرتی ہے۔ کہ بالکل عقل حیران ہو۔ گو سخت بے قدری ہے تو بھی دوبارہ چھپ چکی ہے (۲) مفتاح الایمان یہ بھی بہت ہی نادر کتابوں کے مسلسل سلسلہ میں داخل ہونے کے قابل ہے۔ پھر مصنف صاحب مقدس حواریوں کے بعض رسائل مکتوبات کی شرح ایک دینی رسالہ میں ایک مدت تک شائع کیا کئے۔ اس شرح کا ڈھنگ ایک ایسا پاکیزہ اور دل پر نقش چھوڑنے والا ہے۔ کہ جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ بے شبہ سچائیاں اور صداقتیں وہ چیزیں ہیں کہ آپ ہی اپنی ذاتی تاثیر سے دل میں گھر کر لیا کرتی ہیں۔

اس معزز گشیش کے حالات تو اور بہت ہیں جن کے اظہار سے خدا کی قدرت کے بھید کھلتے ہیں۔ مگر اس موقعہ پر صرف اسی قدر بیان پر اکتفا کرتے ہیں۔ ہماری دلی دعا ہے کہ خداوند آپ کو عرصہ تک ہمارے درمیان سلامت بکرامت رکھے اور زور و توانائی بخشے تاکہ آپ کی زندگی سے بہت سے اور بھی حلقہ مسیح کی طرف رجوع لائیں۔ اور اس ابدی میراث کے وارث ہوں جو مسیح کے پرستاروں کا حق ہے آمین۔

آئی۔ ٹی۔ سی۔

حالات مرحوم پادری اے۔ ایچ یوانگ صاحب

گزشتہ سے پیوستہ

پھر چند ایک چٹھیوں کا جواب دیتے۔ عمارات کی دیکھ بھال کرتے اور نو سوا نو بجے صبح حاضری کھاتے اور ٹھیک دس بجکر بیس منٹ پر اسکول میں تشریف لاتے۔ تمام مسیحی معلمین کے ساتھ دعا کرنے کے بعد میں پندرہ منٹ طلبا اسکول کو اپنی پر نصیحت کلام سے مستفیض فرماتے اس کے بعد کالج کا کام چار پانچ بجے شام تک کرتے۔ اس کے بعد کبھی کبھی فٹ بال ٹینس اور بیڈ منٹن (Badminton) میں بھی حصہ لیتے پھر عمارات کا دورہ کرتے۔ اس کے بعد جہاں کہیں آپ کو جانا ہوتا۔ آپ کاروبار بیرونی سرانجام فرمایا کرتے تھے۔ ہائے ہمارا اسبت اسکول آپ کے بغیر سونا ہو گیا گزشتہ اتوار جب آپ گرجے میں نظر نہ پڑے تو حاضرین کے آنسو نکلے۔ گرجہ کھانے کو دوڑتا تھا۔ آپ مسیحی استادوں کی جماعت کو انگریزی میں درس دیا کرتے تھے۔ آپ کی ذات سے نوجوان مسیحیوں کا بہت بھلا ہوتا تھا۔ آپ کی دلی خواہش یہ تھی کہ نوجوان مسیحی اپنی ذمہ داریوں کو معلوم کرنے لگ جاویں اور کلیسیا اُن کے کندھوں پر کھڑی ہو جاوے۔ ہمیشہ اسی تگ و دو میں لگے رہتے تھے کہ مسیحیوں کا کچھ سدھار ہو۔ اور اُن کے نزدیک دیسی یا پردیسی مسیحی میں کچھ فرق نہ تھا۔ آپ فرمانے تھے کہ اگر دیسی میری داہنی آنکھ ہیں تو پردیسی بائیں یہ خوبی اسی مرحوم میں دیکھنے میں آئی تھی۔ کہ آپ قول و فعل کے سچے اور کلیسیا کی خاطر جان دینے کو طیار۔ اس میں شک نہیں کہ آپ بعض وقت تھوڑا سا ہٹ دھرمی کو کام میں لیا کرتے تھے۔ مگر ہم اس کو اُن کی طرف منسوب نہ کرینگے۔ کیونکہ جس شخص کو اتنی ذمہ داری کا کام کرنا ہو اور طرح طرح کے لوگوں سے سابقہ ہو تو مشکل ہے کہ سب ہی لوگ ایسے عالم شخص کی باتوں

کی تہ کو پہونچ سکیں۔ آپ کے ہاتھ سے کبھی کسی مسیحی کو کسی طرح کا نقصان نہیں پہونچا۔ آپ نے سکول اور کالج کے استادان کی تنخواہوں کو بھی بڑھا دیا تاکہ با فراغت گزارہ ہو سکے۔ چنانچہ ہیڈ ماسٹر جمنا سکول کی تنخواہ مبلغ دو سو روپیہ ماہوار کر دی۔ روپیہ پیسہ کا انتظام ایسی عمدگی سے انجام دیتے تھے کہ معلوم ہوتا تھا کہ آپ نے شاید کسی بنک کی ساہوکاری کا کام سیکھا ہوا ہے۔ لاکھوں روپے ہاتھ سے روزمرہ گزرجاتے تھے مگر ایک پائی کا فرق نہ پڑتا تھا۔ آپ اکثر دوسروں کی باتوں پر زیادہ اعتبار کر لیا کرتے تھے۔ جس کی وجہ سے آپ کو ایک دو دفعہ سخت پریشانی ہوئی۔ مگر وہ کب گھبرانے والے تھے۔ فوراً تاڑ گئے اور پھر اس کے بعد جیسا موقعہ دیکھتے اس کے مطابق کام کیا کرتے تھے۔ آپ کو خدا نے ساتھی بھی ایسا ہی دیا تھا مسز یوانگ صاحبہ تمام مسیحی نوجوانوں کے لئے ہر وقت بطور والدہ طیار کہ جب کبھی کسی کو درد کار ہو تو وہ بے چاری فوراً صلاح و مشورہ کے لئے مستعد اور بسا اوقات مسیحیوں کو گھر بلا کر اُن کی خاطر و مدارات میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ رکھتی ہیں۔ اب وہ بیچاری ایک اکیلی غم کرنے کو رہ گئی ہیں۔ آنکھ بھر کر اُن کے چہرے کو دیکھا نہیں جاتا۔ ابھی ایک گھنٹہ نہیں گزرا جو بے چاری سہاگن تھی اب بیوہ کے نام سے نامزد کی جاتی ہیں خوشی خوشی آرتھر کے ... کمرہ بکمرہ پکارتی پھرتی تھیں۔ اب آواز دیتی ہیں تو جواب نہیں پاتیں۔ ہمیں اپنی والدہ مکرمہ محترمہ مسز یوانگ صاحبہ سے اور اپنے پیارے دوست جناب پادری ڈاکٹر اے ایچ یوانگ صاحب مرحوم کے رشتہ داروں سے دلی ہمدردی ہے۔ خداوند کریم ان سب کو صبر جمیل عطا کرے۔

صاحب موصوف کا جنازہ بوقت ۸ بجے صبح مرحوم کے بنگلے سے نکلکر جمنا چرچ میں جو قریب ہی تھا لایا گیا۔ گرجا مسیحی اور غیر مسیحی دوستوں سے بھر گیا۔ جناب پادری ٹی سی میچل صاحب نے نماز جنازہ ادا کی اور جناب پادری جان فورمن صاحب نے مرحوم کے لواحقین اور جمنا مشن



کے لئے دعا کی ان کے بعد کفن گرجے سے باہر لایا گیا ہرس (Hearse) کا گھوڑا کھول لیا گیا اور سو طلبا نے خود اپنے پیارے کی لاش کو گھوڑے بنکر قبرستان تک جو خاصہ پورے تین میل تھا کھینچا ہر ایک کو یہ انتظار تھا کہ مرحوم کے برادر کلاں جناب ڈاکٹر جے سی آر (J. C. R.) یوانگ صاحب پرنسپل فورمن کرسچن کالج جو بمبئی سے آرہے تھے آ جاویں۔ چنانچہ اس کشمکش میں جنازے کو قبرستان تک پہونچنے میں قریباً دو گھنٹے کی دیری بھی ہو گئی۔ جب جنازہ قبرستان پہونچا تو بڑے ڈاکٹر صاحب اپنے چھوٹے بھائی سے بغلگیر ہونے کو تیار تھے۔ آپ نے جنازے کو دور سے حسرت بھری نگاہ سے دیکھا اور آنکھیں پر نم تھیں۔ قبرستان کے دروازے پر اپنی بھاوجہ صاحبہ سے دو چار ہوئے تو نہ رہا گیا آنسو نکل پڑے۔ اور بھاوجہ گلے سے لپٹ گئی۔ میری قلم کو کہاں یارا ہے کہ اس سانحہ ہوش ربا اور حادثہ جانکاہ کا بیان لکھے۔ دل کو سنبھال لوں تو لکھوں کوئی بھی ایسا رقیق القلب نہ تھا جو آٹھ آٹھ آنسو نہ روتا ہو۔ جب جنازہ ڈیوینٹی (Divinity School) سی۔ ایم۔ ایس (C. M. S.) کے نزدیک پہونچا تو انہوں نے گرجے کا گھنٹہ صاحب مرحوم کی شان میں بجوا دیا۔ اور اس موقعہ پر سب کالج اور سکول بند کئے گئے تھے۔ قبرستان میں حاضرین کی تعداد دو ہزار کے قریب تھی جن میں یورپین۔ مسیحی ہندو مسلمان وغیرہ اقوام بھی شامل تھے چونکہ دھوپ تیز تھی لہذا نماز جنازہ کچھ جلدی پڑھی گئی۔ پادری میکل صاحب نے مختصر طور پر نماز جنازہ ادا کر کے ہمارے مکرم و معظم مرحوم دوست کو خاک کے سپرد کر دیا۔

سپردم بتو مایہ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را۔

پنجابی
جھونٹے گھر کو گھر کہیں اور سانچے گھر کو گور
ہم چلے گھر آپنے اور لوگ مچاویں شور۔
قبر میں ہم بھی سنتے ہیں کہ پہلی رات جاری ہو

آخرش انہی ہاتھوں سے ہم اپنے محبوب و شکیل جوان کو جو ابھی اڑتالیس برس بھی پورے نہ کرنے پایا تھا کہ ہم بس اور دس بیٹے کی عمر میں تہ خاک رکھکر اپنے اپنے جھونٹے گھروں اور بنگلوں کو واپس آ گئے۔ ابھی تو مرحوم خود ایک گل گلاب کی کلی تھی۔ جیسے چٹکنا تھا۔ کھلنا تھا اور اپنے ہاتھ کے گلستان جہاں کو دیکھکر باغ باغ ہونا تھا۔ مگر رضی مولا سولی ہمہ اولیٰ۔ ع

ہوتا ہے وہی جو منظور خدا ہوتا ہے۔

شاید اسکو پسند آیا کہ پیارے ڈاکٹر کو اپنے حضور بلائے۔ ہائے حسرتا و اے حسرتا۔

پھول تو دو دن بہار جانفزا دکھلا گئے۔
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے۔

ناظرین اخبار ہذا سے استدعا ہو کہ مسز یوانگ صاحبہ اور ڈاکٹر صاحب مرحوم کے رشتہ داروں کے لئے دعا کریں اور دوستوں سے بھی عرض کریں کہ وہ اس دعا میں ان کے ساتھ شریک ہوں کہ خدا مسز یوانگ صاحبہ اور ان کے دیگر رشتہ داران کو صبر جمیل عطا فرمائے اور جمنا مشن کو مرحوم کا نعم البدل دے۔ آمین ثم آمین۔ آخر میں میں اس پر اکتفا کرتا ہوں کہ ہم سب نے خداوند میں ضرور ایک نہ ایک دن سونا ہے۔ کیونکہ ایسے نیک کی زندگی سے اپنے لئے اپنے بچوں اور رشتہ داروں کے لئے نمونہ لیکر ان کی تقلید کی تاکید کریں۔ سچ تو یہ ہے کہ لاکھوں خوبیاں تھیں مرنے والے میں۔

نوٹ :- اس اموات سے ہماری مسیحی جماعت کو سخت نقصان پہونچ رہا ہے۔ اور نئے مسیحی جو خداوند یسوع مسیح کی خدمت کرنے امریکہ۔ انگلستان اور سکاٹ لینڈ وغیرہ سے آتے ہیں وہ ناتجربہ کار اور ہندوستانی مسیحیوں کی ضروریات و تعلقات سے بے بہرہ ہوتے ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ دل و جان سے دعائیں کی جائیں کہ خداوند اپنے کھیت میں کام کرنے کے لئے ہمیں خود مختار طور پر اپنے اہل ملک کے واسطے تن من دھن سے کام کرنے کی توفیق بخشے آمین

پبلک کا خادم :-
ایم۔ این۔ ہوز۔ جمنا مشن مٹھی گنج الہ آباد۔

یادگار

۱۔ بروز آیت وار مورخہ ۱۶ ماہ ستمبر ۱۹۱۲ء کو بوقت پانچ بجے شام جمنا چرچ میں پادری ڈاکٹر ارتھر ہنری یوانگ صاحب کی موت حسرت آیات کی یاد میں میموریل سروس Memorial Service کی گئی۔ ڈاکٹر ولسٹے صاحب نے کلام پاک پڑھا پروفیسر داس صاحب مسٹر این کے کرچی صاحب اور مسٹر حبیب اور ڈاکٹر ایڈورڈز صاحب نے باری باری صاحب مرحوم کے کام کے بارے میں ذکر کیا۔ تعداد حاضرین خاصی تھی۔ اور دعائیں بھی کی گئیں۔

۲۔ آج بہت سے سکول اور کالج ڈاکٹر یوانگ کی موت کی یادگاریں بنتے۔ جمنا مشن اسکول میں ڈاکٹر صاحب مرحوم کی زندگی کا ذکر مسٹر جان صاحب ہیڈ ماسٹر سکول ہذا مسٹر ہوز۔ مسٹر چارلس جان و مسٹر بشوداس و مسٹر طالب و دیگر غیر مسیحی معلمین نے کیا۔ اور تجویز پیش ہوئی کہ صاحب موصوف کی یادگاری قائم کی جاوے۔ ذیل کی رقوم اسی وقت وعدہ کی گئیں۔

مسٹر جان ہیڈ ماسٹر جمنا مشن ۲۵ مسٹر حبیب ہاؤس ٹاور ۲۵ مسٹر ایم۔ این ہوز ۱۵ مسٹر ٹومے بشوداس و سردار خاں ہر ایک مبلغ ۵۔

امید ہے کہ بہت چندہ ہوگا۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم کے دوست اور شاگرد اگر اس میں کچھ دینا چاہیں اور اس طرح سے اپنی رضی کا اظہار کرنا چاہیں تو روپیہ مسٹر جان ہیڈ ماسٹر جمنا مشن سکول کے نام نامی پر روانہ کر کے مشکور فرماویں۔ الراقم۔ تابعدار ایم۔ این ہوز۔ الہ آباد۔

نوحہ

کس کی خاطر رو رہی ہے آج یہ جمنا مشن
کس نے آزردہ خاطر آج ہیں سب مرد و زن
کیوں نہیں بلبل چمن میں آج ہے نغمہ سرا
کس طرف یہ چل بسی ہے آج خوشبوئے چمن
چھا رہی ہے آج کیسی دلپہ حسرت کی گھٹا۔
کس کی خاطر ہو رہی ہے اشکباری جا بجا
بوئے گل کافور کیوں ہو اس چمن سے بملا
پھول سوسن بھی نظر آتا ہے کملایا ہوا
حیف اس گلشن میں کیا اکدم اندھیرا ہو گیا۔
کوئی اپنا نہ بیگانہ رازداں اس جا رہا
بے سرو ساماں ہوا وہ گھر کہ جو سرشار تھا۔
حسرتیں دل کی رہیں دل میں زمانہ پھر گیا
کس کو اب رازنہاں اپنا سنادیں اے فلک
ہائے وہ گل گل ہوا جس گل پہ اپنا ناز تھا۔

آہ کیا منحوس وقت تھا کہ ۱۳ ستمبر کو ساڑھے نو بجے تار میں مرگ یہ ناگہانی خبر ملکر پہونچا کہ ڈاکٹر یونگ الہ آباد کرسچن کالج کے پرنسپل ایک ہزار و ایک اموات کے درمیان اس دار فانی سے عالم جاودانی کی طرف سدھار گئے۔ آپ کی علالت اس حادثہ جانکاہ کے دو روز قبل اس قدر تشویش ناک نہ تھی کہ اُن کے ہم سے ہمیشہ کے لئے علیحدہ ہو جائیگا کا خیال دلاتی اور نہ ہی خود اُن کی قلبی تنومندی نے کبھی سینکڑوں لوگوں کو جوان کی بیمار پرسی کے لئے جاتے رہے۔ اس قسم کا خیال دل میں نہ آنے دیا۔ لیکن مرضی مولےٰ از ہمہ اولیٰ جو نہ ہونا تھا وہ ہو گیا۔ اور ایک عظیم الشان تعلیمی درسگاہ ایک روحانی کلیسیا اور امریکن مشنری آباد کا ایک ممتاز رکن اس دنیا سے اُٹھ گیا۔ وہ اوصاف جن سے ایک انسان اپنے آپ کے لئے مخلوقات خدا کے درمیان اُن کے دلوں کے اندر اپنی جگہ پیدا کر سکتا ہے۔ شاید بہت زیادہ نہیں مگر ڈاکٹر یونگ مرحوم کی صفات حسنہ اس قدر ہیں کہ اس ناچیز کی قلم اُن کی تحریر سے قاصر ہے۔ ہر ایک مرد و عورت طالب علم خواہ وہ ہندو۔ عیسائی یا مسلمان ہو اُن کو شفیق اپنے حقیقی دوست کے سمجھتا تھا۔ مرحوم میں دل انسانی پر قابو پا جانے کی ایک ایسی سنہری ترکیب تھی جو کہنے کو تو خوش خلقی ہے۔ مگر نہایت ہی مختصر تعداد کے لوگ اس سے مرصع پائے گئے ہیں۔ ابھی کل کی بات ہے کہ اس صدی کے ادلین سالوں میں اُنہوں نے اپنی جانفشانی ہمت کی بدولت جمنا مشن کالج کی بنیاد رکھی اور انہیں چند ایک سالوں میں اس ہونہار پودے کو ایک تناور درخت کی بلندی تک پہونچا دیا۔ کیا ہر ایک شخص ایسا کر سکتا ہے ہرگز نہیں۔ پروردگار کے چند ایک ہی برگزیدے جو اُس کی مہربانی کو دنیا میں پھیلانے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ اُس کے اہل ہو سکتے ہیں۔ مرحوم ڈاکٹر ایسے لوگوں میں سے ایک تھے۔

آپ کے سپرد مشیت ایزدی نے ایک خاص مشن کیا تھا۔ جس کو آپ نے ایک نہایت وفادار اور دیانت دار ملازم کی حیثیت میں پورا کیا۔ ہمیں اس میں ذرا شک نہیں کہ اس خدمت کے بعد خلاق عالم نے انہیں خاص اپنے جوار رحمت میں جگہ دی ہوگی۔ مگر ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس نیک انسان کے مر جانے سے دنیا نے۔ ہم نے۔ کالج نے کیا نقصان اُٹھایا ہے۔ مشن میں کوئی شخص نہ ہوگا جو اسی کے سہارے سے ایک عزت کی زندگی نہ بسر کر رہا ہو۔ جدھر جائیے اُسی کا واویلا۔ جس طرف نظر اُٹھائیے ڈاکٹر یونگ کی خندہ پیشانی اور سچی ہمدردی کے محروم ہر طرف مارے مارے پھر رہے ہیں۔ اے ہمارے مالک کیا ایسے بزرگ کا اُٹھا لینا بھی ایک رحم تھا۔ میرے خیال میں ضرور تھا۔ اُس نے ہمارے دلوں میں ایک دوسرے سے محبت اور سچی ہمدردی کا سبق ذہن نشین کرنا تھا۔ ہر ایک انسان ڈاکٹر یونگ کی محبت کا مداح ہے۔ کاش ہر انسان کی یہی آرزو ہو کہ وہ بھی پس مردن اس نیک نامی سے مشہور ہو اور اپنی زندگی کو اپنے ہمجنسوں کی خدمت و محبت میں صرف کرے۔

مگر کیا ڈاکٹر یونگ واقعی گور گئے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ وہ زندہ ہیں۔ اُن کے نیک اخلاق ہمارے رہنما ہیں۔ اُن کی زبردست آواز ہماری ہدایت ہے۔ اُن کے عظیم الشان کارنامے ہمارے سامنے ہیں۔ اُن کی روحانی قوت ہماری مدد ہے اور جس کا چہرا ہمارے سامنے اس وقت بھی موجود ہے۔ اسے کہتے ہیں ہمیشگی کی زندگی۔ اسی کا نام حیات جاویدہے۔

خاکسار۔ بی اسمٰعیل۔ طاہر۔ از الہ آباد۔

سوال

کیا وہ فوق العادت طاقت جو ہمارے خداوند کے شاگردوں میں پائی جاتی تھی اور جس کے ذریعہ وہ معجزات اور کرامات دکھایا کرتے تھے۔ صرف اُنہیں کے ساتھ خاص تھی یا ہر زمانہ کے خادموں کے لئے ہے؟

ناظرین سے باادب عرض پرداز ہوں کہ از راہ عنایت اس اہم سوال پر توجہ فرمائیں اور روشنی ڈالیں۔ کمترین کے نزدیک خادمان دین کے لئے اس پر غور کرنا ضروری ہے۔ اپنے جواب کو توضیح کے ساتھ تحریر کریں۔ زیادہ سلام و نیاز۔

راقم۔ ایک سائیل

نوٹس

میسرز جگوتی پرشاد۔ اینڈ کو
کوچ بلڈنگ۔ فرنیچر میکرز اینڈ کنٹریکٹرز
سیپری بازار۔ جھانسی۔ یوپی۔

میرے باپ کے گھر کو تجارت کا گھر نہ بناؤ۔

گذشتہ سے پیوستہ

کیا آپ خیال نہ فرماوینگے کہ دین و دنیا۔ خدا اور ممون (دولت۔ ٹھیکہ داری۔ نمبرداری۔ ایجنٹی وغیرہ) کا کیا تعلق۔ نور اور تاریکی کا کیا میل۔ بتی و بلعام کو کیا نسبت بعلزبول کو مسیح سے کیا رشتہ۔

الغرض ایسی زرق پسند لوگ محض دنیا پسندی کے خیالات و خود نمائی و اپنے جلال کی خاطر سارے ناموزوں و ناجائز کاروبار جو کہ ایسی خدمت کو درحقیقت نقصان پہونچانے والے ہیں۔ اختیار کرکے پاسٹروں کے خدمات و عملیات کو بدنام کرتے ہیں۔ ہمیں اس میں شک معلوم ہوتا ہے۔ کہ مشنری خود اپنے نمونہ پر پاسٹروں کو چلانا چاہتے ہیں۔ یعنے مشنری مستری بن کر عمارت کے ٹھیکہ یا کریں۔ یا سکول کی خدمت پر مقررہ ہوں گر وہ بھی رسول ہوں جو نام کے واعظ انجیل کہلاویں۔ حالانکہ اُن کا اس کے ساتھ سروکار کم و بیش ہے۔ وہ اور عہدہ رسالت پر نازاں ہوں۔ گویا سوائے اُن کے کسی اور کو یہ حقوق ملے ہی نہیں۔ حالانکہ خود خداوند کی سیح اُن کو جو اس کے بیٹے پر ایمان لاتے ہیں بخشی گئی ہے۔ جو ساری برکتوں کا سرچشمہ ہے اس کے اختیار سے ہم سب کو اجازت ملتی ہے کہ ہم سب اس کی خدمت کرسکیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ ضروری نہیں کہ جس برائی کے ہم مرتکب ہیں اپنی کمزوری کی وجہ سے دوسروں کو اس گناہ کے کرنے کی اجازت دیں۔ کیونکہ ہر صورت میں یہ گناہ ہی ہے۔ چاہے استاد کرے یا شاگرد فعل میں کوئی فرق نہیں ہے۔

بھلا آپ ہی انصاف کیجئے کہ کوئی ہل کے اوپر ہاتھ رکھکر پیچھے دیکھ سکتا ہے۔ وہ خداوند کی خدمت میں مخصوص ہوکر دنیا اور دنیاوی مخصوں میں مشغول ہوکر خدمت انجیلی کو کس طرح انجام دے سکتا ہے؟

ناظرین۔ اس ضمن کے متعلق چند امور بطور حاصل کلام پیش کرتے ہیں۔

اول۔ پاسٹر کا نہایت ضروری اور مقدس کام یعنی گلہ یا کلیسیا کی نگہبانی ہے۔ جو دن و رات کی ذمہ واری گلہ بان یا پاسبان پر دھری جاتی ہے۔

دوئیم۔ پاسبان اپنا سارا وقت کلیسیا کی نگہبانی میں نہیں دے سکتا۔ اگر بغیر سارا دئیے کے انجیلی خدمت یا پاسبانی ہوسکتی ہے۔ تو پاسبانی کام ایسا ضروری نہیں ہے۔ جو ٹھیکہ داری کا مقابلہ کرسکے۔

سیوئم۔ خداوند کے کلام کے مطابق معلوم نہیں ہوتا ہے۔ کہ پاسبان یا پاسٹر اپنے وقت اور مغز و اپنی قوت کا تصرف دنیاوی کاروبار یا دنیاداری میں گزارے۔ او نام پاسبان یہ تمام قوتیں کلیسیا کے لئے مخصوص ہیں۔ جس حال کہ وہ پاسبان کو نام ماہواری اخراجات دیتے ہیں۔ پاسبان یہ سب کچھ کرکے چوری کے فعل کا مرتکب ہوتا ہے۔ جو اس فعل کے کرانے میں مرتکب ہوتے ہیں۔ وہ فعل چوری کے ارتکاب میں شریک ہیں

چہارم۔ پاسبان بوجہ پورا وقت نہ دینے کے کلیسیا کا روحانی و جسمانی چور ہے۔ جو فعل بدکرداری ہے۔ اور شیطنت کا ایک فعل ہے۔ جس سے کلیسیا میں پاکیزگی برخلاف خطرہ واقع ہوتا ہے۔ اس واسطے یہ دوکانداری کلیسیا کے اندر جائز نہیں ہے۔

شاید کسی کو یہ سوجھیگی کہ پولوس رسول پیشہ خیمہ دوزی سے گزارہ کرتا تھا۔ اور خدمت الہی میں مصروف تھا۔ بے شک یہ صحیح ہے۔ مگر وہ پاسٹر نہیں تھا۔ بلکہ ایونجلسٹ (Evangelist) تھا۔ یعنے مناد جو جا بجا ادھر اُدھر جاکر منادی کرتا مگر پاسٹر ادھر اُدھر جا نہیں سکتا۔ کیونکہ اس کی ذمہ واری کلیسیا پر ہے۔

یہی حال پاسٹروں کے حق میں صحیح نہیں ہوسکتا ہے۔ پولوس نے پاسٹروں کو مقرر کیا کہ وہ جا بجا رہ کر کام کریں مگر وہ آوارہ گرد نہ ہوں۔ حال ہی تھوڑے دن ہوئے۔ کہ میں نے ایک جماعت کو دیکھا جسکا پاسبان اپنے ٹھیکہ کے مزدوروں کو دیکھنے کے لئے گیا تھا۔ کلیسیا اسی انتظار میں رہتی تھی۔ کہ ہماری خوراک کا بھی فکر کرے۔

دوئیم۔ ناجائز نفع کا لالچ

دیہاتی مسیحیوں میں زمین حاصل کرنے کی خواہش موجود ہے۔ اس کے ثبوت میں چنداں دلائل پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ علاقہ بار۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ سرگودہ۔ گورداسپور۔ لاہور۔ لائلپور۔ امرتسر وغیرہ کے غریب مسیحی کاشتکار ضرور رسبات کی خواہش کو ظاہر کرتے اور مشن کے منادوں یا پادریوں سے نہایت مودبانہ التماس کرتے رہتے ہیں اور ہمیشہ مطیع ہوکر تابعداری ظاہر کرتے ہیں۔ اسی اشتیاق میں وہ اپنے سارے قسم کے شوق بڑھاتے ہیں اور اپنے آپ کو دیندارانہ صورتوں پہ ظاہر کرتے ہیں

مثلاً (۱) نماز و گرجاؤں میں سخت پابندی و حاضری۔
(۲) چندوں کی تعداد کی زیادتی
(۳) پادری منادوں اور پادریوں کی خوشامد
(۴) اسی خوشامد کی صورت میں مالی امداد دینا۔
(۵) گاہ بگاہ پادری صاحبان کے بنگلوں پر جانا اور چندہ ساتھ لے جانا۔ جس سے آپ کی منشا روحانیت میں داخل ہے اور حقیقت آپ سمجھ سکتے ہیں کہ کیا ہے؟

علاوہ اس کے نہایت درجہ پر ایک قسم کا شوق و رسم ٹپکتا ہے۔ اور سٹیم بھی نہایت گرمی کے درجہ پہ پہونچا ہے۔

اور اس حالت منادوں و دیسی پادری صاحبان کو نیکنامی و ترقیات حاصل کرنے کا عجیب موقعہ ہے۔ کیونکہ عبادتوں میں حاضری بہ نسبت گزشتہ وقت بہت زیادہ ہے۔ بپتسمے زیادہ ہوتے ہیں۔ اور چندہ کی تعداد بہ نسبت سابقہ سالوں کے بہت زیادہ ہے۔ یوں رپورٹ بہت عمدہ ہے۔ اور مشنری صاحبان نے فتوٹی پاس کرکر کہ سوائے فلاں شخص اور کام کرنے والا ہی نہیں۔ عروج پہ چڑھایا

باقی آئندہ

میاں بیوی کا دینی مناظرہ

بیوی:- اچھا تو وہ بھی آپ کے چرچ کا ممبر ہے آپ کو چاہیے کہ اُسے پیار کریں۔

میاں:- لیکن مجھ سے نہیں ہوگا۔

بیوی:- پھر آپ کو کیا تسلی ہے۔ کہ آپ مسیحی ہیں جبکہ آپ اپنے بھائی کو پیار نہیں کرتے۔

میاں:- میں یہ جانتا ہوں کہ میں خُدا سے محبت رکھتا ہوں۔

بیوی:- لیکن بائبل کہتی ہے کہ جو کوئی خُدا سے محبت رکھیگا۔ وہ اس کے کلام پر عمل کریگا۔

میاں:- میں اُسکے کلام کو مانتا ہوں۔

بیوی:- بائبل میں لکھا ہے کہ اپنے بھائی سے محبت رکھو اور آپ مسٹر سمتھ کو حقیر جانتے ہیں۔

میاں:- وہ بھائی نہیں وہ دشمن ہے۔

بیوی:- بائبل کہتی ہے اپنے دشمنوں سے پیار کرو۔

میاں:- بائبل میں کہاں کوئی ایسی بات لکھی ہے؟

بیوی:- متی ۵: ۴۴ کو نکالیں۔ لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں کو پیار کرو۔ جو تم کو لعنت بھیجیں ان کے لئے برکت چاہو۔ جو تم سے نفرت کریں اُن کیساتھ نیکی کرو۔ اور جو تمہیں بُرا چاہیں اُن کے لئے دعا کرو۔ آپ کہتے ہیں کہ مسٹر سمتھ نے آپ کے ساتھ بُرائی کی۔

میاں:- ہاں بے شک اُس نے میرے ساتھ بُرائی کی۔

بیوی:- بائبل کہتی ہے جو تم سے بُرائی کرے اُس سے نیکی کرو کیا آپ نے مسٹر سمتھ کے لئے کبھی دعا کی؟

میاں:- میں کیوں دعا کروں؟

بیوی:- یسوع نے فرمایا کہ جو کوئی مجھ سے محبت رکھتا ہے۔ میرے حکموں کو مانیگا؟

اس میں پورا ثبوت ہے کہ آپ خُدا سے محبت نہیں رکھتے اگر مسٹر سمتھ بھوکا ہوتا کیا آپ اُسے روٹی دیتے؟

میاں:- کون؟ میں؟ وہ بھوکا مرجائے تو میں اُسے روٹی نہ دوں۔

بیوی:- بائبل میں لکھا ہے کہ اگر تیرا دشمن بھوکا ہو اُسے روٹی دے۔ لیکن آپ تو کہتے ہیں کہ آپ ایسا نہیں کرینگے۔

میاں:- نہیں میں نہیں کرونگا۔

بیوی:- یسوع نے کہا ہے کیوں تم مجھے خُداوند خُداوند کہتے ہو جبکہ تم میرے احکام نہیں مانتے؟ کیوں آپ اپنے کو مسیحی کہتے ہیں جبکہ مسیح کے کہنے پر عمل نہیں کرتے؟

میاں:- خواہ میں مسیحی ہونے کا اقرار کروں یا نہ کروں اس سے تم کو کچھ واسطہ نہیں۔ جب سے یہ مناد یہاں آئے ہیں تم مجھے میرے ایمان سے مرتد کرنے کی کوشش کررہی ہو۔ میں نہیں جانتا کہ ان میں مسیحیت کی کونسی خصوصیت ہے۔

بیوی:- میرے عزیز آپ دیکھتے ہیں کہ میں صرف کلام ہی کو آپ کے سامنے پیش کرتی رہی ہوں۔ میں چاہتی ہوں کہ آپ بالکل راستی پر آجاویں۔

میاں:- تم نے وہی باتیں پیش کی ہیں جو میں خود بھی جانتا تھا

بیوی:- آپکو شاید اس میں غلطی لگتی ہو۔ شاید یہ وہی بات ہے جو مسٹر جونس نے ایک دفعہ کہی تھی۔

میاں:- وہ کیا بات ہے؟

بیوی:- جب لوگوں نے مسٹر جونس پر یہ الزام لگایا کہ وہ اُن کی روشنی کو بجھا رہا ہے تو اُس نے انہیں کہا کہ میں نے صرف پیمانہ کو آگے سے ہٹایا ہے تاکہ تم لوگ دیکھ سکو کہ تمہاری روشنی بالکل بجھی ہوئی ہے۔

میاں:- اچھا تو میں مسٹر سمتھ کو ہرگز ہرگز پیار نہ کرونگا۔ میں ایسے شخص کو پیار کرنے کی نسبت مرتد ہونا بہتر سمجھوں گا۔

بیوی:- میں چاہتی ہوں کہ آپ ایک اور آیت پڑھیں۔

میاں:- اگر بائبل اور ٹرمپٹ درمیان میں نہ ہوتی تو میں نہیں جانتا تمہارا کیا حال ہوتا؟

باقی دارد

مضامین

غلط فہمی

گذشتہ سے پیوستہ

انگلینڈ کے ایک قصبہ میں ایک شخص مسمی ولیم رہتا تھا۔ جس کی عمر پچیس سال تھی جو وہاں سے تھوڑی دور پر ایک بڑے شہر میں کسی دفتر میں ملازم تھا۔ جہاں پر وہ ہر روز پیدل جایا کرتا تھا جب اُس کے پاس چار پیسے جمع ہوگئے تو اُسے گھر بسانے کی سوجھی چنانچہ تھوڑے عرصہ بعد اُس کا عقد اس شریف خاندان کی نیک طبیعت خاتون سے ہوگیا۔ ایک روز شام کے وقت جب ولیم حسب معمول دفتر سے لوٹنے والا تھا۔ کہ اُس کی بیوی وہاں آگئی اور دونوں گھر آنے سے پہلے بازار میں خرید و فروخت کے لئے چلے گئے۔ مسز ولیم نے ایک بڑی دکان سے ایک نہایت خوبصورت کرتہ جس پر ریشمی سانپ کی کینچلی بڑی خوبی سے جمائی گئی تھی۔ خریدا۔ اس دوکان میں علاوہ اور عجائبات کے ایک نفیس گھڑی ایک الماری میں رکھی ہوئی تھی۔ جس کو دیکھ کر مسز ولیم کا دل بہت للچایا۔ مگر جب اس کی قیمت دریافت کی تو آہ سرد بھر کر رہ گئی۔ ولیم نے اُس کو تسلی دی کہ انشاءاللہ ہے۔ کیا تعجب ہو کہ کسی روز یہی گھڑی ہمارے ڈرائنگ روم میں زیب دے رہی ہو۔ یوں مایوس ہونا نہیں چاہئے۔ اس کے بعد دونوں گھر کو واپس آئے اور معاملہ رفت و گذشت ہوگیا۔

ایک روز حسب معمول جب ولیم اپنے دفتر میں آیا تو اُس کی میز پر بہت سی چٹھیاں رکھی ہوئی تھیں۔ اُن میں سے ایک کسیفہ زنانی معلوم دیتی تھی۔ جس کے سر نامہ کو دیکھ کر وہ سوچ میں پڑ گیا کہ کس کا مراسلہ ہوگا۔ طرز تحریر تو ایسی تھی جو اُس نے کئی دفعہ دیکھی تھی۔ مگر اس وقت وہ نہ پہچان سکا آخر کار اُس نے چٹھی کھولی اور اُس میں سے بہت سے نوٹ

نکلے۔ یہ چٹھی اُس کے ایک پرانے رفیق کی تھی جو عرصہ ہوا قسمت آزمائی کے لئے امریکہ چلا گیا تھا۔ اور جو بہت دنوں سے مفقود الخبر تھا۔ اُس نے جاتے ہوئے کچھ روپیہ ولیم سے قرض لیا تھا۔ اب اُس کے ہاتھ دولت لگی۔ تو اسے اپنے قرض سے سبکدوش ہونے کی سوجھی۔ چنانچہ اس نے اصل رقم بمعہ سود ولیم کو بھیجدی اور اتنی دیر تک خاموش رہنے کے لئے معافی مانگی

ولیم کو کبھی وہم وگماں بھی نہ تھا کہ یہ روپیہ واپس آئیگا اب جب اُس نے نوٹ دیکھے تو اس کی باچھیں کھل گئیں کہ اس روپیہ کا استعمال اس سے بڑھکر اور کیا ہوسکتا ہے کہ میں اپنی بیوی کے لئے وہ گھڑی خریدوں۔ جس پر وہ شیدا تھی۔ چنانچہ اس نے دوکان پر جاکر فوراً سودا کیا اور منیجر سے کہا کہ اسکو جس قدر جلد ممکن ہو فلاں قصبے میں بھجوا دیوے۔ پتہ کے لئے اُس نے اپنی جیب سے ایک وزیٹنگ کارڈ نکالا اور اُس کے حوالے کرکے دفتر واپس آگیا۔ خوشی کے مارے اس کا دل بلیوں اُچھلتا تھا۔ یہاں تک کہ اُس سے کام بھی نہیں ہوسکتا تھا۔ وہ دل میں سوچ رہا تھا کہ جب گھر پہونچونگا تو بیوی کو نہایت بشاش پاؤنگا۔ وہ میرا شکریہ ادا کرنے کے لئے دوڑے مجھے دیکھکر دوڑیگی اور میرے لئے آج نفیس کھانے تیار کرائے گی۔ انہی خیالات میں وہ گھڑیاں گن رہا تھا کہ کب دفتر بند ہونے کا وقت آئے اور وہ پر لگا کر اُڑجائے۔ خدا خدا کرکے دفتر بند ہوا اور وہ خوشی خوشی گھر کی طرف روانہ ہوا۔ جب وہ گھر پہونچا تو سب کمروں میں دیوانہ وار پھرا مگر میم صاحبہ کا پتہ نہ ادھر نوکروں سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ کچھ اسباب گاڑی میں رکھ کہیں چلدی ہے۔ مگر یہ نہیں بتایا کہ کہاں جائیگی۔ اب اُسکی خوشی کا جوش دودھ کے اُبال کی طرح بیٹھ گیا۔ ہاتھ منہ دھوکر جب چائے پینے والے کمرے میں گیا تو میز پر اُس کے نام کا ایک سربمہر خط پڑا ہوا تھا جو اُس کی بیوی جاتے ہوئے لکھ کر چھوڑ گئی تھی۔ اس کا مضمون حسب ذیل تھا

باقی آئندہ

شعر وسخن

"خدا حاضر وناظر ہے"

از منشی بھگوندا اس گشتہ فیض آبادی نامہ نگار زرافشاں

گلوں سے گلشنوں میں رنگ ظاہر ہے محبت کا
زبان خار بھی کرتی ہے دعویٰ تیری اُلفت کا

دل مفتوں مرا ہرگز نہیں ہے غیر پہ مائل
ازل سے ہے یہ شیدا وہ فقط تیری ہی صورت کا

تو اے بھی جو مرغان چمن ہر صبح کرتے ہیں
ادا کرتے ہیں شکر اپنی زباں میں تیری رحمت کا

تمہارے حسن پر پڑتی نہیں بے وجہ آنکھ اپنی
تماشا دیکھتے ہیں اے تیرِ صانع کی صنعت کا

ہر اک جا پہ ہے وہ موجود کعبہ ہو کہ بت خانہ
ہے وجہ ایک ہی شیخ و برہمن کی عبادت کا

نہیں چون وچرا اس میں کہ اس کی ذات بیچوں ہے
نمایاں رنگ ہے ہاں سے مثنا اسکی قدرت کا

اگر ہر موئے تن شکل زباں پیدا ہوا کے گشتہ
نہیں ممکن ادا ہو شکر اُسکے فضل ورحمت کا۔

منشی اشیاء دے کر لوٹنے کی وارداتیں: نوشہرہ درگئی ریلوے میں مسافروں کو کچھ نشے والی چیز کھلا کر ان کا مال لوٹا جا رہا ہے۔ اس وقت تک چار وارداتیں ہوچکی ہیں۔ ایک مسافر مر بھی گیا ہے۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

پرکاش۔

اِنتخاب الاخبار

پریسیڈنٹ امریکہ کے قتل کا اِرادہ رکھنے والی عورت

ایک عورت کو امریکہ کے شہر اوہایو میں گرفتار کیا گیا ہے۔ جہاں وہ ٹھہری ہوئی تھی۔ اور پریزیڈنٹ ٹافٹ صاحب وہاں ایک ہوٹل میں مقیم تھے۔ عورت وہیں پہونچی۔ اور پولیس نے اسے یہ کہتے ہوئے سنکر کہ میں ٹافٹ کو قتل کرونگی۔ اسے گرفتار کر لیا اُس کی جیب سے ایک بڑا چاقو برآمد ہوا۔ (پرکاش)

جیب کترے کو پانچ سال قید

آتما رام نامی ایک شخص شمیر پر رتن گڑھی کو جا رہا تھا کہ بابر ہری نامی نے مذکورہ بالا شخص کی جیب کاٹنے کی کوشش کی۔ جس پر عدالت نے ملزم کو پانچ سال قید سخت کی سزا دی ہے۔ (ا۔ ل)

چینی امیر کے گھر میں افیون کا ذخیرہ

چین کا نامہ نگار چائنا ہیرالڈ نامی اخبار کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ حال ہی میں ایک امیر کے مکان پر ڈاکہ پڑا تھا۔ ڈاکوؤں نے امیر کی استری پر جبر کر اس سے چھپے خزانہ کا پتہ لگا لیا۔ وہاں اُن کو چالیس ہزار تول (چینی سکہ) کی چاندی اور اسی ہزار کی افیم ملی۔ یہ افیم امیر نے بگری کے لئے نہیں رکھی ہوئی تھی۔ بلکہ اس لئے جمع کی تھی کہ اگر چین میں افیم کی ممانعت ہو جاوے تو بھی اُس کی اولاد پشتوں تک افیم کھا سکے۔

گورنمنٹ چین تو ابھی افیم کے روکنے کی تجاویز ہی سوچ رہی ہے۔ لیکن حضرت کی دوراندیشی دیکھئے کہ پہلے ہی اسی ہزار کی افیم گھر میں بھر چھوڑی۔ (ا۔ ل)

تیس برس سے سویا نہیں

مغربی آسٹریلیا کے دریان شہر پرتھ میں البرٹ ہرپن نامی ایک شخص تیس سال سے سویا نہیں ہے۔ حال میں سنڈی مارننگ ہیرلڈ کا نامہ نگار اس سے ملنے گیا تھا۔ نامہ نگار سے اُس نے کہا کہ میں کرسی پر ہی رات گزارتا ہوں۔ مجھے لمحہ بھر کے لئے بھی نیند معلوم نہیں دیتی۔ اس کی عمر اس وقت ساٹھ برس کی ہے۔ تیس برس ہوئے اُس کی نیند کا دھیان ہو گیا۔ تبھی سے یہ اُسے عجیب روگ ہو گیا ہے۔ اُس نے کہا کہ مجھے اس روگ سے کوئی تکلیف نہیں ہوتا۔ جاگتے ہوئے ہی مجھے اکثر خواب آیا کرتے ہیں۔ میں نے نتیجہ نکالا ہے۔ کہ انسان کے لئے سونا لازمی نہیں ہے اور میں اس بات سے خوش ہوں کہ میری زندگی کا بہت سا حصہ سونے میں ضائع نہیں ہوتا۔ (۱۱)

فرانس میں ترقی نسل انسانی کی تجویز

فرانس میں نئے بچوں کی پیدائش دن بدن کم ہو رہی ہے۔ جس کے اسباب کا پتہ لگانے کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا گیا ہے۔ ۱۹۱۰ء کے مقابلہ میں گزشتہ سال ۳۲۸۶۹ بچے کم پیدا ہوئے ہیں۔ فرانس کے ایک مشہور مدبر جیکس برٹیلن نے بیان کیا ہے کہ اب سے ایک صدی پیشتر یورپ کی بڑی بڑی سلطنتوں میں ۲۷ فیصدی آبادی فرانسیسیوں کی تھی۔ جس کا اوسط اب گیارہ فی صدی ہے۔ ہر خاندان کے ہر فرقہ میں سلطنت کا جو فرض ہے اسے ادا کرنے کی غرض سے تین بچے ہونے چاہئیں۔ جن میں سے دونوں والدین کی جگہ پوری کریں اور ایک ایسے لوگوں کی جگہ پر کرے۔ جو بالغ ہونے سے پیشتر ہی ملک عدم کو سدھار جاتے ہیں۔ مسٹر برٹیلن نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ جس شخص کے تین یا زیادہ بچے ہوں۔ بچوں کی تعداد کے موافق سرکاری ملازمت دیجاوے۔ آبادی بڑھانے کا یہ طریقہ کارآمد ہے ہندوؤں میں بھی پیدائش کی

کمی اور کسنی کی اموات کو روکنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ قوم کی طرف سے کوئی خاص عملی تدابیر اختیار کی جائیں۔

(راجپوت گزٹ)

امریکہ میں ملکی ترقی کے سوال پر غور کرنیوالا شخص

امریکہ کے ملک متحدہ ہائے متحدہ نے ایک شخص کو جو نہایت عقلمند اور بڑا مدبر ہے۔ امریکہ کی ترقی پر غور کرنے کے لئے مقرر کیا ہے وہ تمام دن یہ سوچتا رہتا ہے کہ امریکہ کیونکر ترقی کر سکتا ہے۔ اسے سوائے غور و فکر کرنے کے اور کوئی کام ہی نہیں ہے۔ وہ ایک بڑے کمرے میں ایک بڑی میز کے پاس کرسی ڈالے بیٹھا رہتا ہے۔ اس کے سامنے امریکہ کے نقشے لٹکتے ہیں۔ امریکہ کے ہر ایک سرکاری محکمہ کی رپورٹ اس کے پاس بھیجی جاتی ہے وہ ایک ایک مسئلہ پر گھنٹوں دماغ سوزی کرتا ہے۔ اور اس کے تمام نشیب و فراز سوچ کر گورنمنٹ کو رپورٹ کرتا ہے۔ اس شخص کا کام جس قدر اہم ہے۔ اسے تنخواہ بھی اسی قدر زیادہ دی جاتی ہے۔ اس کی زندگی اس قدر عزیز ہے کہ اس کے تمام خانگی کاروبار گورنمنٹ کے ہاتھوں میں ہیں۔ غالباً اس ترکیب سے اب تک دنیا میں کسی اور ملک نے کام نہیں لیا ہے۔

(۱۱)

نمونیا کا علاج

ایک ڈاکٹر نے یہ پلٹس نکالی ہے جو مریض کے سینہ پر گرم گرم باندھی جائے۔ پیاز ۲ عدد باریک کاٹ لئے جاویں۔ پھر کڑاہی میں ان ٹکڑوں کو رکھ کر آگ پر رکھ دیا جائے۔ اسی قدر رائی پیس کر اس میں ملا دیں اور سرکا بھی چھوڑ دیں تین یا چار مرتبہ اس پلٹس کے لگانے سے فائدہ ہوگا۔

(آرمی نیوز)

ضرورت

ایک سند یافتہ فیمیل سب اسسٹنٹ سرجن کی شفاخانہ ایبٹ آباد میں ضرورت ہے تنخواہ ۵۰ روپیہ ماہوار معہ ۵ ماہوار کرایہ مکان ہوگی۔ تمام درخواستیں معہ نقول سارٹیفکیٹ بنام صاحب سول سرجن بہادر ہزارہ ایبٹ آباد آنی چاہئیں۔

اشتہار

یکم جنوری ۱۹۱۳ء سے ایک فیمیل کمپونڈر کی سول ہسپتال رہتک میں کنگ ایڈورڈ میموریل زنانہ شفاخانہ کیواسطے ضرورت ہے۔ تنخواہ ۲۰ روپیہ ماہوار ہوگی۔ گھر یعنے مکان رہائشی ہسپتال میں واقعہ ہے۔ اور کام شفاخانہ ماتحت ایک لیڈی ڈاکٹر کے کرنا ہوگا۔

درخواستیں معہ اسناد پاس سول سرجن رہتک آنی چاہئیں۔

رسید زر

مشن سکول ۱۹۱۱ و ۱۹۱۲ء للعہ مسٹر گیشپ رت ۱۹۱۲ء عہ۔ پادری ڈوی۔ بی۔ لی ۱۹۱۲ء ۸/۔ پادری قطب الدین ۱۹۱۱ و ۱۹۱۲ء صہ پادری جی ولکنس ۱۹۱۲ء ۸/۔ فرنڈیڈ مشن (رہتک) ۱۹۱۲ء ۸/۔ ڈاکٹر ایس کے برمن اشتہار عہ مسٹر ایم شیفس ۱۹۱۲ء ۸/۔ مسز اے۔ ویس ۱۹۱۲ء ۸/۔ پادری سکھ لعل ۱۹۱۲ء ۸/۔ تھیالوجیکل (ب۲) کالج ۱۹۱۲ء صہ ڈاکٹر ایس ڈیوڈ اشتہار ۸/۔ پادری جے ڈبلیو ہیزلپ ۱۹۱۲ء پادری آر۔ ایم میکنٹوش ۱۹۱۲ء ۸/۔ پادری اے ڈوکس ۱۹۱۲ء عہ مسٹر ایم ایل بنرجی ۱۹۱۲ء ۸/۔ بابو پیارے لعل ۱۹۱۲ء عہ

پادری ایس میل	۱۹۱۲ء	۸/
ڈاکٹر ٹامس مدراسی	۱۹۱۱ء	۸/
مسٹر پی ڈیوڈ	اشتہار	۸/
پادری اے۔ آر لو	"	۸/
سرجن	۱۹۱۲ء	۸/

دیگر کتب

حل مشکلات	پروفیسر جیمس آر صاحب حصہ اول ۶ر+
تحقیق بائبل	مصنفہ مرقس ڈاڈز صاحب ۔ ۴ر+
طالبان حق	کینن فیر صاحب ڈی ۔ ڈی ۔ ۹ر+

سوال و جواب

	قیمت	
فارسی اردو		۶ پائی
رومن اردو	〃	۶ پائی
گورمکھی	〃	۶ پائی
بچوں کی پرورش	〃	۱ر
تواریخ بائبل	〃	عہ
حیات مسیح	〃	۱۲ر
مسیح کا نمونہ	〃	۸ر
سید غزلیں اردو	〃	۱ر
گورمکھی	〃	۱ر

۱۔ اسلام میں مسیح ۱ر	۴۔ وشنو کے دس اوتار ۲ر
۲۔ ینابیع القرآن ۳	۵۔ آواگون یا آئندہ زندگی ۱ر
۳۔ بائبل یا قرآن ۱۰	۶۔ تناسخ کا کھنڈن ۲ر

۷۔ سیر ہند معہ تصویرات اردو عہ ر

کوئی گھر ان سے خالی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ان کے مطالعہ سے ہر گھر کے لئے امداد مل سکتی ہے

۱۔ رامپال سنگھ رومن اردو ۸ر

۲۔ تلاش حق اردو و رومن اردو ۳ر ۲ر+

۳۔ دولت لازوال اردو ۳ر ۔ ۵ر ۔ ۸ر+ رومن اردو ۸ر+

۴۔ عزت بے مثال اردو ۳ر ۔ ۵ر ۔ ۸ر+ رومن اردو ۸ر+

۵۔ اصلاح اخلاق ۴ر+

۶۔ ہند کی افلاس کا انسداد ۱ر+

۷۔ شادی کی بابت خیالات ۱ر+

۸۔ سچی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی +

۹۔ صفائی کی ضرورت ۳ پائی +

۱۰۔ رہنمائے تعلیم رومن اردو ۴ر+

تواریخ کلیسیا

دی ہسٹری آف دی چرچ

یہہ کتاب ترمیم کرکے بنام کلیسیا کی تواریخ کا اختصار جو کہ ۱۸۵۸ء میں چھپی تھی ۔ پادری ای ۔ ایم ویری صاحب ڈی ۔ ڈی نے جسوقت وہ تھیالوجیکل سیمنری سہارنپور میں پروفیسر تھے ۔ تیار کی تھی ۔ یہہ ترمیم شدہ کتاب بہت جلد تیار ہو جائیگی ۔ اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک کے درج ہیں ۔ یہہ نہ صرف ٹکسٹ بک ہے ۔ بلکہ عام ناظرین کے لئے دلچسپ کتاب ہے ۔ قیمت فی جلد ۱۲ر +

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی پیارا رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے ۔ اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے ۔ اگر چھہ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں ۔ تو فی کاپی بارہ آنہ چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں ۔ اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے ۔ قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی ۔ نمونہ چار آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے درخواستیں بنام پادری ای ۔ ایم ویری ڈی ۔ ڈی ۔ آنریری سکرٹیری سی ۔ ایل ۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای ۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی ۔ ایل ۔ ایس بذریعہ وی ۔ پی بالقد قیمت پر مل سکتی ہیں

خضاب لاجواب

دلپسند خاص و عام

یہہ تیل ہے تھوڑا سا شیشی میں سے نکالکر سفید بالوں پر لگادو لگاتے ہی سفید بال کالے بھورے ہو جاتے ہیں بال ایسے کالے اور چمکدار معلوم ہوتے ہیں جیسا اٹھارہ برس کا جوان ہر ہفتہ میں ایکبار اگر اس نایاب تیل کو سر کے اوپر یا داڑھی یا مونچھ پر لگایا جاوے وہ آدمی ہمیشہ لوگوں کی نظروں میں جوان معلوم ہوگا۔ نہایت پختہ رنگ عجیب تیل ہے۔ ایک آدمی کے لئے ایک بکس چھ ماہ تک چلتا ہے قیمت فی بکس ایک روپیہ (عم) آرڈر بذریعہ وی پی آنے چاہئیں +

ملنے کا پتہ۔ حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ ماٹڈونگر بمبئی

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن ایڈیٹروں کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں +

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ سے لیکر دو روپیہ تک ہے۔ نمونہ اڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یو پی سے طلب کر سکتے ہیں +

ایم۔ ایم کاپتی کی کمپنی

سنگ مرمر و نلہا کا بیوپاری

زمین و دیوار اور فرنیچر کے لائق مفید اور قیمتی لادیاں مارسلز کی رنگین اور لال لادیاں و منگلوری نلہا اور سنگ مرمر کے چوکھٹے۔ پارٹ لینڈ سیمنٹ وغیرہ ہمارے یہاں یکجائی اور علیحدہ علیحدہ بھی کفایت کے نرخ سے ملیں گے +

ملنے کا پتہ

ایم۔ ایم کاپتی اینڈ کمپنی نمبر ۸۴ کسٹم ہاوس روڈ سرکل بمبئی

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جلاب کی گولیاں

رات کو دو گولیاں کھا کر سو جاؤ دوسرے دن صبح کو دست صاف ہوگا پیٹ میں گرمی و مروڑ کچھ نہیں ہوگی حسب معمول نہانے اور کھانے پینے میں کچھ رکاوٹ نہیں ہوگی یہہ دوائی برسوں سے ڈاکٹر برمن صاحب اپنے مریضوں کو دیتے چلے آئے ہیں۔ یہہ گولیاں گل ہیں جتنی ہیں مقدار اور وزن میں گولیاں ہمارا ہیں ہر عیالدار کو ایک ڈبیہ رکھنی چاہئے قیمت سو گولیوں کی ڈبیہ (۵/) ایک سے چھ ڈبیہ تک محصول ڈاک پانچ آنہ (۵/)

درد اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد لفظ میں پہاڑ ہو جاتا ہے۔ یہہ دوا لفظ میں اسکو پانی کر دیتا ہے۔ درد ریاح جیسے ٹیس چمک ٹھنگ رگوں میں لہریں کسی کی سے جوڑوں ہو تو اس دوا سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ درد وغیرہ نصف میں ہو دور ہو جاتا ہے قیمت ۱۲ ٹکیوں کی چھ آنہ محصول ڈاک ایک سے چھ ڈبیہ تک ۵/ آنہ +

المشتہر

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن ۵/۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

پریسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آ چکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۳۴ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔ اور نئے پراسپیکٹس (اردو و انگریزی) مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نو لکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

گیوتم راؤ کیشو او شدھالیا

میں

بنائی ہوئی دوائیاں

مشہور ڈاکٹر رامن گوپال کا آیوڈائزڈ ملا ہوا

سارساپریلا

یہہ جہان مشہور سارساپریلا بہتیری دوائیوں سے تیار کرنے میں آیا ہے کہ جو دوائیاں بگڑے ہوئے خون کو درست کر کے اسکو بڑھاتی ہیں جب خون ہی انسان کی زندگی ہو تو اسکے بگڑنے پر ہر قسم کے عارضے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس میں کچھ اندیشہ نہیں۔ یہہ سارساپریلا خون بگڑنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور دیگر قسموں کے امراض پر اپنا پورا پورا کمال رکھتا ہے اور ان سے پیدا ہونیوالی بیقدار بیماریاں لقوا گٹھیا منہہ اور بدن کے دیگر حصوں پر داغ پڑنا یا دو دشت میں کمی ہونا چیچک کی طرح کے پھوڑے ہونا ہتھیلی اور پاؤں کے تلووں میں کالے پھوڑے ہو جانا۔ اور سیاہ داغ پڑنا۔ تالو منہہ یا گلے میں سوراخ ہو جانا۔ ہاتھہ پاؤں کی طاقت میں کمی ہونا بدن کا آماس کرنا اور جلنا خون بگڑنے سے کھجلی پیدا ہو جانا داد اور پھوڑے ہونا آنکھہ سر اور ہاتھہ پاؤں کا جلنا پیشاب کے مقام میں جلن ہونا دیگر پرانے جھگڑے عارضوں پر یہہ سارساپریلا بہت فائدہ مند ظاہر ہوا ہے قیمت فی شیشی ۱۲ محصول ڈاک ۶/ +

ملنے کا پتہ۔ گیوتم راؤ کیشو کا دواخانہ ٹھاکر دوار۔ بمبئی

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی۔ ڈی ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام واٹکی پراڈ نے چھپا